THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

ڈیجیٹل دور میں شاہین کی تلاش: علامہ اقبال کے تناظر میں نوجوان اور سوشل میڈیا

ڈاکٹر وقار نواز

لیکچرار شعبہ اردو، گورنمنٹ ڈگری کالج وڈپگہ پشاور

ڈاکٹر برکت شاہ

ایس ایس ٹی، گورنمنٹ شہید عمر حیات ہائر سیکنڈری اسکول نمبر 1 چارسدہ

ABSTRACT

This article examines the relevance of Allama Iqbal's concepts of Khudi (selfhood) and Shaheen (falcon) in the digital age, where modern technology has entangled young people in the pursuit of false fame, likes, and followers on social media, while Iqbal defines Khudi as self-awareness, self-confidence, and liberation from blind imitation. He portrays the Shaheen as a high-flying, free-spirited, and self-reliant bird, but today's youth are increasingly drifting away from their true potential, wasting time and becoming addicted to instant gratification and superficial content. According to the article, social media is not inherently evil; rather, its aimless and unconscious use is the tragedy. However, if employed for learning skills, spreading positive messages, and self-development, it can become a means to achieve Iqbal's ideal of the Shaheen. The author suggests five practical steps: digital detox, curating an educational feed, screen-free time, purposeful usage, and avoiding comparison with others. Finally, he regards Iqbal as a prophet of the modern era, stating that social media is a tool—if made an end in itself, it pulls one down, but if used for a higher purpose, it elevates—and urges young people to follow Iqbal's message to attain the light of selfhood and take flight.

Keywords: *Allama Iqbal, Digital age / Digital era, Social media, Youth / Young people, Khudi (Selfhood), Shaheen (Falcon)*

ہم ایک عجیب دور میں جی رہے ہیں۔ ایک طرف ہمارے پاس وہ ٹیکنالوجی ہے جس نے پوری دنیا کو ایک چھوٹی سی موبائل اسکرین میں قید کر دیا ہے، اور دوسری طرف علامہ اقبال جیسی فکر ہے جو آج سے سو سال پہلے نوجوانوں کو "شاہین" اور "مردِ مؤمن" کا درجہ دے رہی تھی۔ اقبال کے نزدیک نوجوان وہ قوت ہے جو تاریخ کے دھارے کو موڑ سکتی ہے، لیکن آج وہی نوجوان یوٹیوب، انسٹاگرام، ٹک ٹاک اور سنیپ چیٹ کی دنیا میں گھنٹوں کھویا رہتا ہے۔

سوال یہ ہے: کیا علامہ اقبال کا تصورِ خودی اور شاہین ڈیجیٹل دور میں بھی مؤثر ہے؟ کیا سوشل میڈیا صرف وقت ضائع کرنے کا ذریعہ ہے یا اسے اپنی شخصیت کی تعمیر کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے؟ اس مضمون میں ہم قدم بہ قدم اقبال کے اصل خیالات کو سمجھیں گے، سوشل میڈیا کے نفسیاتی اثرات کا تجزیہ کریں گے، اور آخر میں نوجوانوں کے لیے ایک عملی راہنما پیش کریں گے۔

اقبال نے اپنی شاعری میں مسلسل ایک پیغام دیا: اپنی خودی کو پہچانو، اسے مضبوط کرو، اور پھر اسے اپنی منزل کی طرف لے جاؤ۔ خودی کا مطلب انگریزی لفظ "Ego" جیسا متکبرانہ نہیں بلکہ ایک اعلیٰ درجے کی خود آگاہی، خود اعتمادی اور خود مختاری ہے۔ اقبال خود کہتے ہیں:

خودی کو کر بلند اتنا کہ ہر تقدیر سے پہلے
خدا بندے سے خود پوچھے، بتا تیری رضا کیا ہے (1)

اس شعر میں اقبال نوجوان کو بتاتے ہیں کہ جب تم اپنی شخصیت کو اس درجے تک مضبوط کر لوگے تو تقدیر بھی تمھارے آگے جھک جائے گی۔ لیکن یہ طاقت آسانی سے نہیں ملتی۔ اس کے لیے علم، عبادت (جس کا مطلب محض نماز و روزہ نہیں بلکہ خود احتسابی اور ارادے کی مضبوطی ہے) اور مسلسل مشق درکار ہے۔

تقلید سے ناکارہ نہ کر اپنی خودی کو
کر اس کی حفاظت کہ یہ گوہر ہے یگانہ (2)

علامہ اقبال اس شعر میں اپنے فلسفۂ خودی کی روشنی میں ایک نہایت اہم نکتہ بیان کر رہے ہیں۔ وہ انسان کو خبردار کرتے ہیں کہ اندھی تقلید، یعنی دوسروں کے خیالات، رسم و رواج اور نظریات کو بغیر سوچے سمجھے اختیار کرنا، انسان کی خودی کو ناکارہ اور بے اثر کر دیتا ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

"خودی" اقبال کے نزدیک انسان کی انفرادیت، شعور، خوداعتمادی، اور خداداد بصیرت کا نام ہے۔ جب انسان صرف دوسروں کے راستے پر چلتا ہے، خود غور و فکر اور تخلیق کا عمل ترک کر دیتا ہے، تو اس کی خودی ماند پڑ جاتی ہے، وہ اپنی اصل پہچان کھو دیتا ہے۔

اقبال تلقین کرتے ہیں کہ اپنی خودی کی حفاظت کرو کیونکہ یہ کوئی عام شے نہیں، بلکہ ایک نایاب اور قیمتی گوہر ہے۔ اگر اسے ضائع کر دیا جائے تو انسان اپنی اصل حیثیت، اپنی روحانی طاقت اور دنیا میں اپنے مقام سے محروم ہو جاتا ہے۔ اقبال کا پیغام واضح ہے کہ تقلید کی زنجیروں کو توڑو، اپنے اندر کی روشنی پر اعتماد کرو، اور اپنی خودی کو محفوظ رکھو، کیونکہ یہی انسان کا اصل سرمایہ اور کامیابی کا راز ہے۔

شاہین کا استعارہ بھی اسی تناظر میں آتا ہے۔ شاہین دوسرے پرندوں کی طرح چوگا نہیں کھاتا، نہ کسی کے گھر میں پلنا قبول کرتا ہے اور نہ زمین پر بیٹھ کر بلند آواز میں چہچہاتا ہے۔ وہ بلندیوں پر رہتا ہے اور اپنے پنجوں اور پروں سے اپنا شکار خود پکڑتا ہے۔ اقبال کہتے ہیں:

تو شاہین ہے، پرواز ہے کام تیرا
ترے سامنے آسماں اور بھی ہیں(3)

یعنی ہر مشکل، ہر چیلنج اور ہر سماجی برائی ایک "آسمان" ہے جسے تمہیں عبور کرنا ہے۔ آج کے ڈیجیٹل دور میں وہ آسمان کیا ہے؟ یہ جھوٹی شہرت کا لالچ، فوری تسکین کی عادت اور اپنی حقیقی صلاحیتوں سے بے خبری ہے۔

وہ سحر جس سے لرزتا ہے شبستانِ وجود
ہوتی ہے بندۂ مومن کی اذاں سے پیدا(4)

اقبال فرماتے ہیں کہ وہ عظیم اور انقلابی صبح، جس کے ظہور سے پوری کائنات کا جمود، تاریکی اور باطل نظام لرز اٹھتا ہے، ایک سچے مومن کی اذان سے پیدا ہوتی ہے۔ یہاں "سحر" سے مراد بیداری، انقلاب اور روحانی روشنی ہے جبکہ "شبستانِ وجود" سے مراد تاریکی، غفلت اور جمود کی دنیا ہے۔

اقبال کے نزدیک شاعر ایسا ہونا چاہئے کہ جس کی شاعری سے اور جس کے افکار و خیالات سے قوموں کی زندگی میں نئی روح اور نئی جان پیدا ہو۔ شاعر کی شاعری ایسی ہو کہ ہر مردہ جسم ، زندہ جسم کی مانند ہو جائے اور سکون کے بجائے تحرک پیدا ہو جائے۔ علامہ نے ایک موقع پر فرمایا تھا:

"شاعر اپنے تخیل سے قوموں کی زندگی میں نئی روح پھونکتا ہے۔ قومیں شعراء کی دست گیری سے پیدا ہوتی ہیں اور اہلِ سیاست کی پامردی سے نشوونما پاکر مر جاتی ہیں۔ پس میری خواہش یہ ہے کہ افغانستان کے شعراء اور انشاء پرداز اپنے ہم عصروں میں ایسی روح پھونکیں جس سے وہ اپنے آپ کو پہچان سکیں۔" (5)

سوشل میڈیا: سونے کا پنجرہ یا گندگی کا ڈھیر؟

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے: کیا سوشل میڈیا شاہین کے لیے سونے کا پنجرہ ہے یا گندگی کا ڈھیر؟

سوشل میڈیا بذاتِ خود برائی نہیں، لیکن اس کا موجودہ غالب استعمال انسان کو کمزور بنا رہا ہے۔ خاص طور پر نوجوان طبقہ اس کا شکار ہے۔

لائک اور فالوور کی دوڑ آج بھیک مانگنے کا ایک نیا انداز بن چکی ہے۔ اقبال نے بھیک مانگنے کو انسان کی بدترین حالت قرار دیا تھا۔ آج ایک نوجوان پوری پوری ویڈیوز بنا کر، اپنی پرائیویسی کا سودا کر کے اور اکثر اپنی عزت کو داؤ پر لگا کر لائکس اور سبسکرائب مانگ رہا ہے۔ یہی وہ المیہ ہے جسے "شاہین کا بھکاری بننا" کہا جا سکتا ہے۔ اقبال کا شاہین کبھی یہ نہیں کہتا: "پلیز مجھے فالو کریں یا پلیز مجھے لائک دیں"۔ وہ اپنے عمل اور کردار سے بلندیوں کو چھوتا ہے۔

وہ فریب خوردہ شاہین جو پلا ہو گرگسوں میں
اُسے کیا خبر کہ کیا ہے رہ و رسمِ شاہبازی(6)

اقبال کے نزدیک وقت ایک تلوار ہے۔ اگر تم نے اسے ضائع کیا تو یہ تمہیں کاٹ ڈالے گا۔ ایک اندازے کے مطابق اوسط پاکستانی نوجوان دن میں 3 سے 5 گھنٹے سوشل میڈیا پر گزارتا ہے۔ یہ وہ وقت ہے جو وہ کوئی زبان سیکھنے، کوئی ہنر حاصل کرنے، کتاب پڑھنے یا جسمانی سرگرمی میں لگا سکتا ہے۔ جب شاہین اپنے پروں کو گرد آلود کر لیتا ہے تو وہ اڑنا بھول جاتا ہے۔

ہوئی نہ زاغ میں پیدا بلندیِ پرواز

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

خراب کر گئی شاہیں بچے کو صحبتِ زاغ(7)

انسٹا گرام اور ٹک ٹاک نے ایک ایسی دنیا بنادی ہے جہاں ہر کوئی فلٹرز، ایڈیٹنگ اور جھوٹے دکھاوے میں مصروف ہے۔ اقبال اسے "نمائشِ فقیری" کہتے ہیں، یعنی جب حقیقی کردار موجود نہ ہو لیکن دکھاوا برقرار رہے۔ اس کے برعکس اقبال نے "فقر" کو طاقت قرار دیا ہے:

اک فقر سکھاتا ہے صیاد کو نخچیری
اک فقر سے کھلتے ہیں اسرارِ جہانگیری
اک فقر سے قوموں میں مسکینی و دل گیری
اک فقر سے مٹی میں خاصیتِ اکسیری
اک فقر ہے شبیری، اس فقر میں ہے میری
میراثِ مسلمانی، سرمایۂ شبیری(8)

جدید تحقیق بتاتی ہے کہ ریلس اور شارٹس نے انسان کے دماغ کو اتنا بے صبر بنا دیا ہے کہ وہ 30 سیکنڈ سے زیادہ کسی ایک موضوع پر نہیں ٹھہر سکتا۔ اقبال کی شاعری اور فلسفہ گہرے مطالعے اور غور و فکر کا تقاضا کرتا ہے۔ ایک نوجوان اگر شاہین بننا چاہتا ہے تو اسے اپنی توجہ کی صلاحیت دوبارہ حاصل کرنی ہوگی۔

اپنے من میں ڈوب کر پا جا سراغِ زندگی
تو اگر میرا نہیں بنتا نہ بن، اپنا تو بن(9)

کیا ڈیجیٹل دور میں اقبال کا کوئی مثبت پہلو بھی ہے؟

یہاں کوئی روایتی جواب نہیں ہے۔ سوشل میڈیا کو درست استعمال کرنے والے نوجوانوں نے ثابت کیا ہے کہ یہ ایک "ساز" بھی بن سکتا ہے۔ مثال کے طور پر:

- کچھ نوجوان کرپٹو، ڈیٹا سائنس اور گرافک ڈیزائننگ جیسے ہنر سوشل میڈیا سے سیکھ رہے ہیں۔ یہ بھی خودی ہی ہے کہ انسان دوسروں پر منحصر نہ رہے بلکہ خود کچھ بنے۔

خودی کا نشیمن ترے دل میں ہے
فلک جس طرح آنکھ کے تل میں ہے(10)

"ممتاز عالموں، نقادوں اور اقبال کے سنجیدہ طالبِ علموں نے ان کے فلسفۂ خودی کی بہت تفسیریں کی ہیں لیکن میری ناقص رائے میں اس زمانے میں یہ نظریہ اس عہد پر چھائے ہوئے حالات کا نتیجہ تھا۔ جس کے اخلاقی اور معاشرتی ماحول اور سیاسی نظام میں اقبال نے آنکھیں کھولی تھیں اور پروان چڑھے تھے۔ ایک غلام قوم کے لیے خود اعتمادی، خود شناسی اور تعمیرِ خودی سے زیادہ مناسب کوئی پیغام ہو بھی نہیں سکتا تھا۔ اسی طرح ان افراد کے لیے جو ایک ایسی قوم کی تشکیل کرتے ہیں، اپنے وجود کا اثبات کرنے، اپنی عزتِ نفس کو پہچاننے اور فکر کی تعمیر میں لگ جانے سے بہتر کوئی اور نسخہ نہیں ہو سکتا تھا۔ میں اقبال کے فلسفۂ خودی کو ایک نہایت حساس شاعر کی طرف سے اپنے ملک کی سیاسی غلامی کا ردِ عمل سمجھتا ہوں" (11)

- سوشل میڈیا سماجی برائیوں، ماحولیاتی مسائل اور عدم مساوات کے خلاف آواز اٹھانے کا بھی ایک مؤثر ذریعہ ہے۔ اقبال کا شاہین خاموش نہیں بیٹھتا۔
- دنیا بھر کے اسکالرز، مفکرین اور ماہرین سے رابطہ بھی اب ممکن ہو گیا ہے۔

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آ سکتا نہیں
محوِ حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی(12)

مسئلہ آلے کا نہیں بلکہ استعمال کرنے والے کے ارادے کا ہے۔ اگر نوجوان اقبال کے اصولوں کے ساتھ سوشل میڈیا استعمال کرے تو یہ اسے شاہین بنا سکتا ہے، ورنہ یہ اسے ایک بے مقصد بھاگنے والی مخلوق بنا دیتا ہے۔

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

عملی اقدامات: ڈیجیٹل دور میں اقبال کا شاہین کیسے بنیں؟

علامہ اقبال کے نظریات کافی ہیں، اب وقت ہے ان پر عمل پیرا ہونے کا۔ یہ وہ پانچ اقدامات ہیں جو کسی بھی نوجوان کو ڈیجیٹل دور میں اقبال کا شاہین بنا سکتے ہیں:

1) ڈیجیٹل پرہیز کریں:

ہفتے میں ایک دن سوشل میڈیا کے بغیر گزاریں۔ اس دن اقبال کی کوئی کتاب پڑھیں، کسی باغ میں ٹہلیں یا کسی ہنر پر کام کریں۔

2) اپنے فیڈ کو "اقبالی" بنائیں:

تعلیم، تاریخ، سائنس اور خود سازی سے متعلق پیجز فالو کریں اور غیر ضروری مواد سے دور رہیں۔

3) روزانہ ایک گھنٹہ بغیر اسکرین گزاریں:

یہ وقت ورزش، مطالعہ یا مراقبے کے لیے استعمال کریں۔

4) مقصد کے بغیر میڈیا استعمال نہ کریں:

ہر بار سوشل میڈیا استعمال کرنے سے پہلے خود سے سوال کریں کہ مقصد کیا ہے۔

5) دوسروں سے موازنہ ترک کریں:

ہر شخص کی زندگی الگ ہے۔ سوشل میڈیا صرف بہترین لمحات دکھاتا ہے، مکمل حقیقت نہیں۔

کیا یہ ڈیجیٹل دور اقبال کی پیش گوئی تھا؟

خلیفہ عبدالحکیم علامہ اقبال کے ضمن میں لکھتے ہیں:

> "اقبال شاعر بھی ہے اور مفکر بھی، وہ حکیم بھی ہے اور کلیم بھی، وہ خودی کا پیغامبر بھی ہے اور بے خودی کا رمز شناس بھی، وہ تہذیب و تمدن کا نقاد بھی ہے اور محی الملت والدین بھی، وہ توقیر کا مبلغ بھی ہے اور تحقیر انسان سے دردمند بھی۔ اس کے کلام میں فکر و ذکر ہم آغوش ہیں اور خبر و نظر آئینہ ءیک دگر۔" (13)

اقبال نے اپنی نظموں میں جدید تہذیب کے اندھیروں کی طرف اشارہ کیا تھا۔ آج وہی اندھیرے سوشل میڈیا کی صورت میں ہمارے کمروں تک آ چکے ہیں۔

لیکن اقبال مایوس نہیں تھے۔ ان کے نزدیک شاہین کی روح جب تک زندہ ہے، کوئی قوم شکست نہیں کھا سکتی۔

عربی کے معروف مفکر عبدالوہاب عزام بک جس نے "پیام مشرق" کو عربی جامع پہنایا ہے اپنے ایک مضمون "اقبال کا پیغام" میں یوں رقمطراز ہیں:

> "مسلمانوں پر واجب ہے کہ وہ اقبال کے پیغام کی عظمت کا احترام کریں، اس کے پیش کردہ طریق کو اپنا آئین بنائیں، اس کی دعوت پر لبیک کہیں اور اس کے کلام کو اسلامی اور غیر اسلامی زبانوں میں شایع کریں۔" (14)

علامہ اقبال کا شاہین ہر اس نوجوان کے دل میں زندہ ہے جو خودی کو پہچاننا چاہتا ہے اور اپنی پرواز خود کرنا چاہتا ہے۔

سوشل میڈیا ایک آلہ ہے۔ اگر اسے مقصد بنا لیا جائے تو یہ گرا دیتا ہے، اور اگر اسے مقصد کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ بلند کر دیتا ہے۔

جوانوں کو مری آہِ سحر دے
پھر ان شاہین بچوں کو بال و پر دے
خدایا آرزو میری یہی ہے
مرا نورِ بصیرت عام کر دے (15)

حوالہ جات

1) کلیات اقبال، اقبال اکیڈمی پاکستان، حکومت پاکستان قومی تاریخ و ادبی ورثہ ڈویژن چھٹی منزل، ایوان اقبال لاہور 2018، ص 384

2) ایضاً، ص 679

THE STUDY OF RELIGION AND HISTORY

Vol.4, No.1, 2026

ISSN P: 3006-3329
ISSN E: 3006-3337

3)ایضاً، ص389

4)ایضاً، ص526

5)دیکھئے اقبال کی "کابل میں ایک تقریر ۱۹۳۳ء"، مشمولہ مقالات اقبال، ص260

6)کلیات اقبال، اقبال اکیڈمی پاکستان، حکومت پاکستان قومی تاریخ وادبی ورثہ ڈویژن چھٹی منزل، ایوان اقبال لاہور 2018، ص355

7)ایضاً، ص443

8)ایضاً، ص490

9)ایضاً، ص367

10)ایضاً، ص455

11)مظفر حسین برنی، سید، محب وطن اقبال، ہریانہ: اردو اکادمی، ۹۸۳ سیکٹر ۹، پنچکولہ، ہندوستان، ۱۹۹۹ء، ص134

12)کلیات اقبال، اقبال اکیڈمی پاکستان، حکومت پاکستان قومی تاریخ وادبی ورثہ ڈویژن چھٹی منزل، ایوان اقبال لاہور 2018، ص222

13)ڈاکٹر خلیفہ عبد الحکیم، فکر اقبال۔ بزم اقبال کلب روڈ، لاہور، ۲۰۱۸ء۔ ص۹

14)عبد الوہاب عزام بک، علامہ کا پیغام، مشمولہ 'علامہ اقبال: حیات، فکر و فن' مرتب ڈاکٹر سلیم اختر، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۳ء، ص ۸۹۲

15)کلیات اقبال، اقبال اکیڈمی پاکستان، حکومت پاکستان قومی تاریخ وادبی ورثہ ڈویژن چھٹی منزل، ایوان اقبال لاہور 2018، ص411